"محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے"

برصغیر پاک و ہند میں یہ خبر رنج و الم کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۷ ر جون اور ۳۰ ر جولائی ۱۹۹۶ء کو پروفیسر ڈاکٹر احمد حسن اور پروفیسر ضیاء الحسن فاروقی (بالترتیب) اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور اپنے پیچھے حسن علم اور حسن عمل کے نقوش چھوڑ گئے۔

ڈاکٹر احمد حسن ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو بھارت کی ایک سابق ریاست ٹونک میں پیدا ہوئے اور ثانوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کراچی آگئے' جہاں انہوں نے کراچی یونیورسٹی سے ایم۔ اے (عربی) اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور درس نظامی کی تکمیل بھی کی۔ ۱۹۶۱ء میں وہ ادارہ تحقیقات اسلامی سے منسلک ہوگئے۔ ۱۹۸۳ء میں انہوں نے ادارے ہی میں پروفیسر کی کرسی کو زینت بخشی اور تھوڑی مدت کے لیے ادارے کے Acting ڈائریکٹر بھی رہے۔ ایک کامیاب اور خاموش علمی زندگی بسر کرنے کے بعد اس سال سات جون کو سفر آخرت پر روانہ ہوگئے۔

ڈاکٹر موصوف ایک درویش منش دانشمند تھے۔ ان میں علمائے حق کی ساری خوبیاں' مثلاً انکساری' سنجیدگی' عزت نفس اور خدا ترسی پائی جاتی تھیں۔ ان سے خاکسار کی پہلی ملاقات ۱۹۷۰ء میں ادارے کے ایک مرحوم زندل دل اور عربی ادب کے رسیا رکن مولانا عبدالرحمان طاہر سورتی کے دفتر میں ہوئی جو مزید ملاقاتوں کا موجب بنی۔ یہ سلسلہ ان کے دم واپسیں تک جاری رہا۔ فقہ اور اصول فقہ ان کا خاص موضوع تھا' اس پر انہوں نے انگریزی میں نظریہ اجماع اور اصول فقہ کے نام سے کتابیں لکھیں جو ادارے ہی سے شائع ہوئیں۔ انہوں نے بعض عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ بھی کیا۔ مثلاً مرحوم یوسف